مولانا مفتی محمد اسعد ثانی *

حضرت فانیؒ کا حدیث نبویؐ سے عاشقانہ اور والہانہ تعلق

حضرت مولانا حافظ محمد ابراہیم فانیؒ ایک لائق مدرس' شفیق اتالیق' مصنف وادیب' شاعر ونقاد اور ایک اعلیٰ انشا پرداز ہونے کے ساتھ عشق رسولؐ، علم حدیث سے محبت' قلم وکتاب' ذوق مطالعہ' بے نفسی وفنائیت' خلوص وللّٰہیت کی باطنی دولت سے بھی بہرہ ور تھے علماء ومشائخ' بالخصوص اکابر علماءِ دیوبند سے مخلصانہ اور والہانہ تعلق خاطر قائم تھا وہ کتاب پڑھتے بھی تھے پڑھاتے بھی تھے لکھتے بھی تھے اور لکھنے والوں کی قدر بھی کرتے تھے۔

الغرض ...... قلم وکتاب اور شعروادب کے حوالے سے ان کی نگاہ میں نہایت وسعت اور اس کی ہر شاخ میں ان کے قلم وزبان کی روانی یکساں تھی ،بغض وعداوت' کینہ وحسد اور معاصرت کے باطنی امراض سے اللہ پاک نے انہیں آخر تک بچائے رکھا ان کا آخری کلام علم حدیث کے حوالے سے ''شرح صحیح مسلم'' کی اشاعت پر تھا علم حدیث' حدیث کی شروحات اور فروغ وترویج اور حدیث رسول سے انہیں کس قدر والہیت اور عاشقانہ وابستگی تھی اس حوالے سے ان کے چار منظوم تاثرات پیش کیے جارہے ہیں۔

(ا)...... زین المحافل جو محدث جلیل شیخ الحدیث حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہم کے شمائل ترمذی پر درسی امالی اور ایک جامع ومبسوط شرح ہے کی اشاعت پر مولانا فانی صاحب نے اپنے تاثرات کو یوں منظوم کیا ہے ....

زین المحافل کی اشاعت پر ہدیۂ تبریک (اردو، وفارسی) :

بر تصنیف وطباعت ''شرح شمائل ترمذی بعنوان زین المحافل''

درخدمت حضرت الاستاذ شیخ الحدیث مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہٗ العالی

مژدہ ہے یہ جانِ فزا شرحِ شمائل آگئی ‏ ‏ ‏ باِسمی تسمیہ زین المحافل آگئی
منتظر جس کے رہے مدت سے عشاقِ رسولؐ ‏ ‏ ‏ واسطے مجنوں کے لیلیٰ کی محمل آگئی
والہانہ رنگ سے ذکرِ سرا پائے نبیؐ ‏ ‏ ‏ علمی دنیا اس پہ بے تابانہ مائل آگئی
حرزِ جاں ہے بالیقین یہ بہرِ استاذانِ فن ‏ ‏ ‏ بحث اور تحقیق اس میں سیر حاصل آگئی

---

* اُستاذِ حدیث جامعہ ابوہریرہ

ایک شرح لاجواب و ایک درّ بے بہا ایک اکسیر عجب بہر افاضل آگئی
ایک سوغاتِ محبت بہرِ تسکینِ قلوب اک دوائے دردِ دل از صاحبِ دل آگئی
چار سو پھیلی ہوئی ہے اللہ اللہ اس کی دھوم یہ بفضل ربّ بفیضِ شیخِ کامل آگئی
آرزو دیرینہ تیری واہ پوری ہوگئی کشتیٔ مقصود تیری سوئے ساحل آگئی
بزمِ روحانی بپا ہے کیف آور ہے فضا اور ایک 'باراتِ رحمت' اس میں شامل آگئی
نذرِ مولانا سمیع الحق دلی جذبات یہ صورتِ تبریک فانؔی نظم عاجل آگئی

.................☆☆☆.................

مژدہ اے عشاق آں شرحِ شمائل آمدہ بہر مشتاقان نورانی خصائلؐ آمدہ
رونقِ فصلِ بہاراں شمعِ بزمِ قدسیاں سوئے او ہر بسملے بے تاب مائل آمدہ
آفریں بر محنتِ تُو حضرتِ شیخ الحدیث از وفورِ شوقِ تُو زین المحافل آمدہ
لائقِ صد داد و تحسین باعثِ صد عزّ و ناز نعرۂ ترحیب در شورِ عنادل آمدہ
بس بصورت بے نظیر و ہم بمعنی لاجواب بہر دیدارش ببیں جمع الافاضل آمدہ
وہ برنگ عاشقاں ذکرِ سراپائے رسولؐ مشتمل بر دردِ دل از صاحبِ دل آمدہ
مرحبا ایں ذوقِ علم و واہ تحقیق انیق بس جوابے لاجوابے بہرِ سائل آمدہ
ہاتفے گفتا کہ ایں زین المحافل در وجود از کرامت ہائے عبدالحقِّ کامل آمدہ
بہرِ تبریکِّ مولانا سمیع الحقِّ ما بر زبانِ فانؔی بس ایں نظمِ عاجل آمدہ

.................☆☆☆.................

(۲)......حال ہی میں شیخ الحدیث مولانا عبدالقیوم حقانی کی ''شرح صحیح مسلم'' کی پہلی دو جلدیں منظر عام پر آئیں جس کی تکمیل بیس (۲۰) جلدوں میں متوقع ہے فانؔی صاحب حدیث مصطفیٰ کی یہ خدمت واشاعت دیکھ کر ولولۂ عشق ومحبت رسولؐ کے ہاتھوں بے تاب ہوئے اور اپنے باطنی کیفیات وجذبات کو منظوم تاثرات میں یوں مرتب کیا کہ یہ منظوم تاثرات فانی صاحب کا آخری ادبی کلام ہے جسے ہم ان کے شعروادب کے حوالے سے ختمامۂ مسک'' بھی قرار دے سکتے ہیں جو محبت وعشق رسول' حدیث نبوی سے مضبوط اور مستحکم تعلق خاطر اور شعروادب کے حوالے سے ان کی سب سے بڑی یادگار قرار دی جاسکتی ہے۔

(۳)...... مولانا عبدالقیوم حقانی کی آثار السنن کی اُردو شرح ''توضیح السنن'' کی پہلی جلد منصۂ شہود پر آئی ، فانی صاحب کی جوانی تھی عشق و محبت کے ولولے بھی عروج پر تھے انہیں کتاب سے قلبی لگاؤ تھا اور کتاب جب حدیث رسول کی شرح ہو آخر وہ کیوں خاموش رہ سکتے تھے ، ان کے دل و دماغ کے والہانہ کیفیات کا سمندر اچھل پڑا اور مشکل ترین بحر میں عمدہ ترین کلام مرتب فرمایا :

''مولانا فانی ، حقانی صاحب کے معاصر بھی تھے اور باہمی رقابت کے بہت سے اسباب بھی موجود تھے مگر اس بازار کی انہیں ہوا بھی نہیں لگی تھی وہ کہا کرتے تھے ، کام کرنے والے لوگوں کی حوصلہ افزائی کرنی چاہئے آج جو دینی مدارس اور جامعات کی کثرت کے باوجود افراد سازی کا کام تھم گیا ہے اس کی وجہ بھی یہی ہے معاصرین کی بات تو بڑی بات ہے بڑوں میں بھی اپنے چھوٹوں کی حوصلہ افزائی کرنے کا حوصلہ نہیں رہا ، چنانچہ (توضیح السنن ، ۱/۵) تحریر فرماتے ہیں ......

شرحِ حدیثِ مصطفیٰ ﷺ بانامِ توضیح السنن — توضیحِ اقوالِ نبی ﷺ آں صاحبِ شیریں سخن
مژدہ برائے طالباں انعامِ ربّ ذوالمنن — تشریحِ آثارُ السنن تردیدِ اربابِ فتن

اسکے ہر اِک اِک لفظ سے دیکھو ثقاہت آشکار — اس کا ہر اک اک حرف ہے گویا عقیق اندر یمن
اسکی ہر اِک اِک سطر ہے فہم و ذکاوت کی دلیل — اس کے ہر اک نکتہ سے آتی ہے یہ خوشبوئے خُتن
معنی میں بھی یکتا ہے یہ صورت بھی اس کی دلربا — یہ میرا دعویٰ ہی نہیں سب جانتے ہیں اہلِ فن
اس کو مؤلف بے گماں ہے لائقِ تحسین آج — جس کے قلم سے آگئی یہ شرحِ آثار السنن
اس شرح نے پائی ہے جو شہرت خدایا سو بہ سو — چرچا ہے اس کو کوبہ کو اور انجمن در انجمن
ہیں باسعادت کس قدر یہ حضرتِ عبدِ قیوم — کافی شفاعت کے لیے ''توضیح'' بس یہ جانِ من
فانؔی برائے تشنگاں یہ شرح مثل ارمغاں — عشاقِ دیں کے واسطے یوسف گویا پیرہن

(۴)...... فانی صاحب نے درس و تدریس اور شروحات کے لکھنے میں کمالات اکتسابی اور محنت سے حاصل کئے تھے مگر ان کا فطری' وہبی اور طبعی کمال ، ان کا شعر و سخن کا ذوق ہے وہ سخن فہم بھی تھے اور سخن دان بھی' سخن سنج بھی تھے اور سخنور بھی' وہ شاعر بنے نہیں تھے پیدا ہوئے تھے شعر گوئی ان کی فطری نہاد تھی وہ زود گو بھی تھے اور پُر گو بھی' سلیس اور رواں دواں اشعار کہتے تھے ان کے یہاں الفاظ کا شکوہ بھی ہے اور معانی کے لعل و گہر بھی' وہ محض خوبصورت الفاظ کی کھوکھلی دیوار تعمیر نہیں کرتے تھے اور معانی کو ان الفاظ کے لباس سے عاری بھی نہیں رکھتے تھے ان کا کہنا تھا ......

سماعت پر اثر صوتِ لسانی کا نہیں ہوتا — جو باہم ربط الفاظ و معانی کا نہیں ہوتا

شیخ الحدیث مولانا عبدالقیوم حقانی کی ''شرح شمائل ترمذی'' پر فانی صاحب نے اپنی محبت' جذبات اور عشقِ حدیثِ نبوی

کا جس پیرائے میں اظہار کیا ہے وہ میرے اس دعوے کی بیّن دلیل ہے۔ چنانچہ تحریر فرماتے ہیں ......

یہ شرحِ شمائل عجب دلربا ہے جو عکسِ رُخِ سرورِ مصطفیؐ ہے
نبیؐ کی ہیں اس میں بہشتی ادائیں یہ سیرت کا نقشہ یہ صورت نما ہے
یہ ذکرِ شب و روزِ خیر الورائیؐ برائے محبّان نرالی عطا ہے
یہ عینین مکحل یہ گیسو کی باتیں یہ قدّ و سراپا جدا ہے جدا ہے
یہ مہرِ نبوت یہ شانِ جلالی جمالِ محمدؐ کا اپنا مزا ہے
محبت میں لکھی عقیدت میں ڈوبی یہ تاثیر اس میں بفضل خدا ہے
ہر اک سطر اس کی ہے اکسیر اعظم کہ بہرِ مریضاں دوائے شفا ہے
ادب کی حلاوت قلم کی طراوت فصاحت بلاغت کا اک آئینہ ہے
یہ حقانی پر ہے انعامِ کریمی یہ جہدِ مسلسل کا گویا صلہ ہے
قلم اِک موفق من اللہ اس کو خزانۂ غیبی سے فانیؔ ملا ہے

☆ ☆ ☆ ☆

نعت

میسر ہو ترے در کی فقیری

غلامی آپ کی رشکِ امیری یا رسول اللہﷺ
میسر ہو ترے در کی فقیری یا رسول اللہﷺ
قیامت میں گنہگاروں کا بس تُو ہی سہارا ہے
بحشر از تو جویم دستگیری یا رسول اللہﷺ
یہ تیری یاد ہے وجہِ نشاط و باعث تسکین
سراپا نعمتِ ربّ قدیری یا رسول اللہﷺ
بعشقِ مصطفیٰؐ آباد میخواہم دل ویراں
برائے کِشتِ دل ابرِ مطیری یارسول اللہﷺ
تری آمد سے دنیا میں عجب اک انقلاب آیا
نذیری تُو منیری تُو شہیری یا رسول اللہﷺ
نہیں مجھ کو سلیقہ نعت لکھنے کا مرے آقاﷺ
خدارا عذرِ من فانیؔ پذیری یا رسول اللہﷺ

بوقتِ حضور مواجھہ شریف ریاض الجنہ میں یہ اشعار القاء ہوئے۔ فانیؔ